

HABIBIA ISLAMICUS

(The International Journal of Arabic & Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: <http://habibiaislamicus.com>

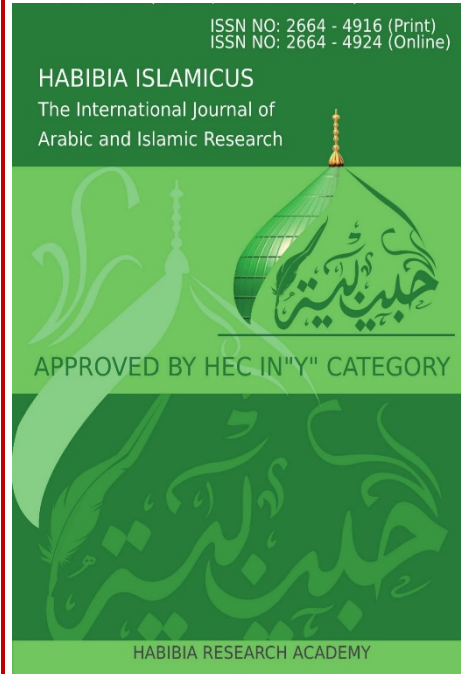
Approved by HEC in Y Category

Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,
Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration
Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.

Website: www.habibia.edu.pk,

This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).



TOPIC:

THE STYLE OF INSPIRATION AND ENCOURAGEMENT OF THE HOLY QURAN (RESEARCH STUDY)

قرآن حکیم کا اسلوب ترغیب و ترہیب (تحقیقی مطالعہ)

AUTHORS:

- 1- Abdul Wahid Bhutto, M.phil Scholar, Shah Abdul Latif University, Khairpur, Email ID: abdulwahidbhutto@gmail.com Orcid ID: <https://orcid.org/0009-0000-7181-2987>
- 2- Haleema Bibi, M.phil Scholar, Shah Abdul Latif University, Khairpur, Email ID: halimaqureshi839@gmail.com Orcid ID: <https://orcid.org/0009-0002-0266-2940>

How to Cite: Bhutto, Abdul Wahid, and Haleema Bibi. 2023. "THE STYLE OF INSPIRATION AND ENCOURAGEMENT OF THE HOLY QURAN (RESEARCH STUDY): (قرآن حکیم کا اسلوب ترغیب و ترہیب (تحقیقی مطالعہ)". *Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research)* 7 (3):45-56.

DOI: <https://doi.org/10.47720/hi.2023.0703u03>.

URL: <https://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/290>

Vol. 7, No.3 || July –September 2023 || P. 45-56

Published online: 2023-09-30

QR. Code



THE STYLE OF INSPIRATION AND ENCOURAGEMENT OF THE HOLY QURAN (RESEARCH STUDY)

قرآن حکیم کا اسلوب ترغیب و ترہیب (تحقیقی مطالعہ)

Abdul Wahid Bhutto,

Haleema Bibi,

ABSTRACT:

Indeed, the Quran is the best book in the universe. It is one of the miracles for the present world and guidance for all mankind. In the Quran every aspect is praiseworthy. Each statement touches the heart and comforts the sad hearts. It is an impressive book; non-Muslims can be motivated, and Muslims can seek guidance while following its verses. The holy Quran is according to the nature of man; it teaches us the perfect way of living not only in worldly life but also in practical life. If anyone wants to seek guidance from the Quran's verses, it will leave an impact on him. Moreover, if any work is prohibited in Holy Quran, while reading time and again we quit that act of being afraid of God. It is an important aspect of the Holy Quran that Allah has blessed us with many things, and He also makes us afraid of being evil. Eight times have been repeated the origin of both the aspects of prohibition and motivation in the Quran. Allah will reward him with his blessings.

KEYWORDS: Miracle, Guidance, Nature of Man, Verses, Prohibition and Motivation.

تعارف موضوع: قرآن مجید بلاشبہ کائنات کی سب سے بہترین کتاب، تمام انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ اور رہتی دنیا کے لیے ایک معجزہ ہے۔ قرآن کے اندر موجود ہر انداز نرا اور قابل تقلید ہے، اس کا ہر بیان دلوں کو چھو جانے والا اور پتھر دلوں کو موم کرنے والا ہے۔ قرآن حکیم کائنات کے اندر سب سے زیادہ متاثر کن کتاب کا درجہ رکھتا ہے، کسی غیر مسلم کو دین کی دعوت دینی ہو یا کسی مسلمان کو امور دین کی طرف راغب کرنا ہو، قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی دعوت اور ترغیب نہیں ہو سکتی۔

قرآن کا اسلوب ترغیب اور ترہیب بھی انتہائی حکیمانہ اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ آدمی جب کسی بھی کام کے لیے قرآن کی دی گئی ترغیب والی آیات پڑھتا ہے، تو دل میں ضرور بضرور اس پر عمل کا داعیہ پیدا ہوتا ہے، ایسے ہی جب کسی کام سے رکنے کے لیے قرآن کی بیان کردہ ترہیب کو پڑھتا ہے تو اس سے باز رہنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

اہم نکتے کی بات یہ ہے کہ قرآن میں ترغیب اور ترہیب دونوں کے مادوں سے آٹھ آٹھ الفاظ استعمال ہوئے ہیں، جو کہ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حکیم ذات نے جتنا ڈرایا ہے، اتنی نعمتیں دینے کا اعلان بھی فرمایا ہے۔

قرآن میں مذکور ترغیبات اور ترہیبات کا مقصد یہ ہے کہ انسانوں کے اندر اطاعت خداوندی کا شوق پیدا کیا جائے اور محصیت خداوندی سے روکا جائے، جو کہ نزول قرآن کا بنیادی غرض بھی ہے۔ لہذا اس موضوع پر تحقیق کرنا بہت ہی دلچسپ اور باعث برکت ہے۔

علامہ شوکانیؒ اپنی کتاب فتح القدر میں اسی مقصد کو کچھ یوں بیان فرماتے ہیں کہ: "تنشيط عباده المؤمنين لطاعاته، وتنشيط عباده الكافرين عن معاصيه"¹۔ یعنی فرمانبردار لوگوں کو اللہ کی اطاعت کے لیے متحرک رکھنا اور نافرمان لوگوں کو اللہ کی نافرمانی سے ڈرانا۔

جب یہ معلوم ہو گیا کہ قرآن کا مذکورہ اسلوب بھی باقی تمام اسالیب کی طرح لاثانی ہے اور فن بلاغت کے لحاظ سے بھی کمال درجے پر پہنچا ہوا ہے، لہذا اس امر کی ضرورت پیش آتی ہے کہ اس کو نکھار کر پیش کیا جائے تاکہ دین کا کام کرنے والے اس اسلوب پر کما حقہ عمل کر سکیں، اور خداوند کریم کا آفاقی پیغام اپنی اصل روح کے ساتھ انسانیت تک پہنچ سکے۔

ترغیب کی لغوی اور اصطلاحی معنی:

الترغیب لغتہ: "رَغِبَ وَرَغَبَ فِي الشَّيْءِ إِذَا جَعَلَهُ يَحْرَصُ عَلَيْهِ" 2. یعنی کسی چیز کے بارے میں ترغیب دلانے کا مطلب یہ ہے کہ اس چیز کے بارے میں ابھارنا یا جوش دلانا۔

اور اصطلاح میں کہا جاتا ہے کہ: "ما يُشَوِّقُ إِلَى الاستجابة وَقَبُولِ الحقِّ والثباتِ عَلَيْهِ" 3. یعنی جو مثبت جواب دینے، حق کو قبول کرنے اور اس پر ثابت قدم رہنے کا شوق دلاتی ہے۔

قرآن مجید میں اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: "إِنَّهُمْ كَانُوا يُسْرِعُونَ فِي الْحَيْثُوتِ وَ يَدْعُونَنَا رَغَبًا وَ رَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَشِيعِينَ" 4

ترجمہ: "بیشک وہ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں بڑی رغبت سے اور بڑے ڈر سے پکارتے تھے اور ہمارے حضور دل سے جھکنے والے تھے"۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے: "وَالَّذِي رَغِبَ فَارَغَبَ" 5. ترجمہ: "اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھو"۔

اس سب کا حاصل یہ ہے کہ شوق سے کسی کام کے کرنے پر اکسانے کو ترغیب کہا جاتا ہے، یعنی ترغیب کے نتیجے میں آدمی بڑی چاہت کے ساتھ وہ کام کرنے لگ جاتا ہے، طبیعت خود بخود اس کام کے کرنے کو قبول کر لیتی ہے۔ اور اسی طرح کیا گیا کام ایک اچھے انجام تک پہنچتا ہے۔

ترغیب کی اہمیت:

انسان کی طبیعت میں فطری طور پر ایک قسم کی لالچ کا عنصر پایا جاتا ہے، یعنی کسی کام کے کرنے میں جب اپنا واضح فائدہ دیکھتا ہے تو اس کو بجالانے میں تندی سے کوشش کرتا ہے۔ لہذا اوامر شریعت کے بارے میں ترغیب دلانے اور اس کے فوری اور مؤخر نفع بخش نتائج ذکر کرنے سے ایک مسلمان آسانی سے ان کو بجالا سکتا ہے۔

اس لیے عقائد، عبادات اور معاملات سمیت تمام ابواب شریعت میں ترغیبات قرآنی کا بہت عمل دخل ہے، جو ایک مسلمان کو شریعت پر عمل پیرا ہونے کے لیے اکساتی ہیں۔ اور اس سے شریعت پر عمل کرنا ایک مسلمان کی طبیعت اور عادت کا حصہ بن جاتا ہے۔

ترہیب کی لغوی اور اصطلاحی معنی: الترہیب لغتہ: "التخويف، ويُقال: رَهَبَ الشَّيْءُ، أَي خَافَهُ" 6. یعنی جب کسی چیز سے جب خوف آتا ہے تو اس کے لیے رہب لفظ استعمال ہوتا ہے۔

اور ڈاکٹر عبدالکریم زید ان اس کی اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: "ما يُحَذِّرُ من عدم الاستجابة أو رفض الحق أو عدم الثبات عليه بعد قبوله" 7.

یعنی جواب نہ دینے، حق سے مڑ جانے یا قبول کرنے کے بعد ثابت قدم نہ رہنے کی وجہ سے ڈرانے کو ترہیب کہا جاتا ہے۔ جبکہ زیاد العالی نے کچھ یوں اصطلاحی معنی تحریر کیے ہیں: "هو تهديد بعقوبة تتربّ على اجتراح ذنب نهي الله عنه، أو التهاون بأداء فريضة أمر الله بها" 8.

یعنی اللہ کے نافرمانی کے گناہ یا اللہ کے احکام کی بجا آوری میں سستی پر مرتب ہونے والی سزا کی دھمکی کو ترہیب کہا جائے گا۔
ترہیب اور خوف میں فرق:

ابوہلال العسکری اس فرق کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ: "أن الرهبة طول الخوف واستمراره ومن ثم قيل للراهب راهب ، لأنه يدوم الخوف" 9.

ترجمہ: الرهبة طویل خوف اور اس کے تسلسل کو کہا جاتا ہے، اور اسی سے لفظ راہب آتا ہے، کیونکہ اس کا خوف بھی دائمی ہوتا ہے۔ اور علامہ راغب اصفہانی کچھ یوں فرماتے ہیں: "الرهبة والرهب مخافة مع تحرز واضطراب" 10.

ترجمہ: الرهبة والرهب ایسے خوف کو کہا جاتا ہے جس کے ساتھ اس چیز سے بچنا اور اس معاملے میں مضطرب ہونا شامل ہو۔ مندرجہ بالا بحث کا حاصل کلام یہ ہے کہ ترہیب خوف دلانے کے ایسے اعلیٰ درجے کو کہا جاتا ہے، جس میں دوام و تسلسل بھی ہو۔ جس سے ایک سلیم الفطرت آدمی ان کاموں سے رک جاتا ہے۔

ترہیب کی اہمیت:

انسان خصوصاً مسلمان کو منہیات سے بچانے کے لیے ترہیب بہت اہمیت رکھتی ہے، اور انسانی طبیعت کے لیے بھی تربیات کا ہونا ضروری ہے، کیونکہ کچھ انسانوں کی طبیعت اس طرح ہوتی ہے کہ ان پر اللہ کے بتائی گئی ترغیبات کا زیادہ اثر نہیں ہو پاتا، ایسے لوگوں کو تربیات سے ڈرانا لازم ہو جاتا ہے۔ لہذا قرآن مجید نے انسان کو اللہ کی نافرمانی سے بچانے کے لیے اسی فطری اصول کو اپنایا ہے۔ قرآن مجید کی اسالیب ترغیب و ترہیب بمعہ امثلہ: قرآن مجید میں غور فکر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن نے ترغیب و ترہیب کو تین طرح کے اسالیب میں بیان کیا ہے، جن کو ہم ذیل بمعہ امثلہ بیان کرتے ہیں۔

اسلوب اول: اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن میں بعض مقامات پر ترغیب و ترہیب دونوں کو ایک ہی آیت میں جمع فرمایا ہے۔ اور اس میں کبھی ترغیب کو مقدم رکھا ہے تو کبھی ترہیب کے بعد ترغیب دلائی گئی ہے۔ جس کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

ترغیب مقدم اور ترہیب مؤخر:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَ إِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ" 11.

ترجمہ: "اور بیشک تمہارا رب تو لوگوں کے ظلم کے باوجود بھی انہیں ایک قسم کی معافی دینے والا ہے اور بیشک تمہارے رب کا عذاب سخت ہے۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہے: "غَافِرِ الذُّنُوبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ" ¹²۔

ترجمہ: "گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا، بڑے انعام والا ہے۔"

ان دونوں آیات میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے پہلے اپنی مغفرت کا ذکر کیا ہے، اور پھر عذاب سے ڈرایا ہے۔ اور ایک ہی آیت میں دونوں چیزوں کا ذکر ہے۔

ترہیب مقدم اور ترغیب مؤخر:

"إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ" ¹³۔

ترجمہ: "بیشک تمہارا رب بہت جلد عذاب دینے والا ہے اور بیشک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔"

اس ایک ہی آیت میں پہلے ترہیب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے، اور بعد میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحم کی ترغیب دی گئی ہے۔

اسلوب ثانی: ترغیب اور ترہیب دونوں کو الگ الگ آیتوں میں ذکر کیا گیا ہو۔ ایک آیت میں ترغیب ہو، اور دوسری میں ترہیب کا ذکر ہو۔ اس میں بھی تقدیم و تاخیر کی دونوں صورتیں قرآن میں مذکور ہیں۔

ترغیب مقدم اور ترہیب مؤخر: قرآن مجید میں ہے: "نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ" ¹⁴۔

ترجمہ: "خبر دو میرے بندوں کو کہ بے شک میں ہی ہوں بخشنے والا مہربان۔"

اس سے اگلی آیت میں ہے: "وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ" ¹⁵۔ ترجمہ: "اور میرا عذاب انتہائی دردناک ہے۔"

مذکورہ بالا آیات میں سے پہلی آیت میں اللہ نے انسان کو اس چیز کی ترغیب دلائی ہے کہ اگر گناہ ہو بھی گئے ہیں، تب بھی ناامید ہونے کی بات نہیں ہے بلکہ رب کی طرف رجوع کر لیں، کیونکہ وہ تمام گناہوں کو بخشنے والا اور مہربان ذات ہے۔ لیکن اس سے کوئی یہ غلط گمان نہ کر کے بیٹھ جائے کہ بس میں گناہ کرتا رہوں، میرا رب مجھے بخشتا رہے گا۔ ایسے شخص کے غلط گمان کی اصلاح اگلی آیت میں ڈانٹ پلا کر کی گئی ہے۔

ترہیب مقدم اور ترغیب مؤخر:

"إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ" ¹⁶۔ ترجمہ: "بے شک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔"

آگے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: "وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ" ¹⁷۔ ترجمہ: "اور وہی ہے بخشنے والا اپنے نیک بندوں سے پیار کرنے والا۔"

اسلوب ثالث: قرآن مجید کے اسلوب ترغیب و ترہیب کی تیسری صورت یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کئی ساری آیات کے ضمن میں ترغیب اور ترہیب کا ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ:

"وَسَيَقُودُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۚ إِذَا جَاءُوهَا فَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْنِكُمْ رَسُولٌ مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُكُمْ لِقَاءِ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا بَلَىٰ وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبُئْسَ مَثْوًى الْمُتَكَبِّرِينَ" 18.

ترجمہ: "اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے گروہ گروہ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن سے کے ملنے سے ڈراتے تھے، کہیں گے کیوں نہیں مگر عذاب کا قول کافروں پر ٹھیک اُتر فرمایا جائے گا، داخل ہو جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے، تو کیا ہی برا ٹھکانا ہے متکبروں کا۔"

ان آیات میں اہل جہنم کا تذکرہ کرنے کے دوران ضمناً ڈراتے ہوئے ترہیب کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح آگے چند آیات میں اہل جنت کا تذکرہ کرتے ہوئے ترغیب بھی دی گئی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

"وَسَيَقُودُ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَىٰ الْجَنَّةِ زُمَرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلِّمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ ۖ وَأَوْثَقْنَا الْأَرْضَ نَتَّبِعُوا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ" 19.

ترجمہ: "اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے اُن کی سواریاں گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوں گے اور اس کے داروغہ اُن سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب ہے کام والوں کا۔"

قرآن مجید کی ان اسالیب ترغیب و ترہیب میں غور و فکر کرنے سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ رحمت خداوندی کے بارے میں مکمل پر امید اور خشیت الہی میں کمال ہی ایمان کا اعلیٰ درجہ ہے، جس کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

"عن عمر قال: لو نادى مناد من السماء: يا أيها الناس إنكم داخلون الجنة كلكم أجمعون إلا رجلاً واحداً خفت أن أكون أنا هو، ولو نادى مناد: أيها الناس إنكم داخلون النار إلا رجلاً واحداً لرجوت أن أكون أنا هو" 20.

ترجمہ: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر آسمان سے آواز دینے والا آواز کے کہ اے لوگو! تم سب جنت میں داخل کیے جاؤ گے، سوائے ایک کے، تو مجھے خوف ہے کہ وہ ایک میں ہوں گا۔ اور اگر آواز ہو کہ اے لوگو! تم سب جہنم میں داخل کیے جاؤ گے، سوائے ایک کے، تو مجھے امید ہے کہ وہ ایک میں ہوں گا۔"

امید اور خوف کا یہ ہی اعلیٰ معیار ایک مسلمان کو کامل مؤمن بناتا ہے، جس کا اظہار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشاد سے ہوتا ہے۔

قرآن مجید کی اہم ترین ترغیبات

قرآن مجید نے کئی ساری چیزوں کے بارے میں ترغیب دی ہے، جن میں کچھ اہم ترین ترغیبات کا ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔
نماز اور زکوٰۃ کے بارے میں ترغیب: "وَأَقِمْوَا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ يَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ" 21.
ترجمہ: "اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اپنی جانوں کے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بے شک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔"

ابن کثیرؒ اس آیت کے تفسیر میں فرماتے ہیں:

"يُحْتَسِبُ تَعَالَى عَلَى الْإِسْتِغَالِ بِمَا يَنْفَعُهُمْ، وَتَعَوُّدِ عَلَيْهِمْ عَاقِبَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنْ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، حَتَّى يُمْكِنَ لَهُمُ اللَّهُ النَّصْرَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ" 22.

یعنی اللہ تعالیٰ انسانوں کو نفع بخش کاموں میں مشغول رہنے پر ابھار رہے ہیں، اور قیامت کے دن انجام کی طرف لوٹا رہے ہیں، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے ذریعے، تاکہ ان کے لیے دنیا و آخرت میں اللہ کی مدد ممکن ہو سکے۔

اللہ اور یوم قیامت پر ایمان لانے کے بارے میں ترغیب:

"مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ" 23.

ترجمہ: "وہ کہ سچے دل سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔"

توبہ کی ترغیب:

"قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ" 24.

ترجمہ: "تم کہہ دو کہ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔"

جنت کی ترغیب:

"وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِينٍ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ" 25.

ترجمہ: "اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ مکانوں کا بسنے کے باغوں میں اور اللہ کی رضا سب سے بڑی ہے، یہی ہے بڑی کامیابی۔"

پاک زندگی کا وعدہ اور دنیا و آخرت میں حسن عاقبت:

"مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثَىٰ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّلَنُجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ" 26.

ترجمہ: "جو مرد یا عورت نیک عمل کرے اور وہ مسلمان ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی دیں گے اور ہم ضرور انہیں ان کے بہترین کاموں کے بدلے میں ان کا اجر دیں گے۔"

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں: "فلنحيينه حياة طيبة بالقناعة، وذلك أن من قنعه الله بما قسم له من رزق لم يكفر للدنيا تعبهُ" 27.

یعنی " فلنحيينه حياة طيبة" کا مطلب قناعت کے ساتھ اچھی زندگی بسر کرنا ہے، وہ اس لیے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے دئے ہوئے رزق پر قناعت اختیار کی دیا ہے، اس سے دنیا کا تھکا دینے والا بوجھ اللہ کم فرمادیتے ہیں۔

گناہوں کی مغفرت اور عیوب سے تجاوز کی ترغیب:

"قَالَتْ اَسْأَلُكَ اللّٰهَ شَيْءًا فَاَطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى قَالُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا لَنُرِيَنَّكُمْ اِنْ تَصْدُقُوْنَ اَمَّا كَانِ يَعْبُدُ اَبَاؤُنَا فَاقْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ" 28.

ترجمہ: "ان کے رسولوں نے کہا: کیا اللہ میں شک ہے، آسمانوں اور زمین کا بنانے والا تمہیں بلاتا ہے کہ تمہارے کچھ گناہ بخشے اور موت کے مقرر وقت تک تمہاری زندگی بے عذاب کاٹ دے۔ بولے: تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو، تم چاہتے ہو کہ ہمیں اس سے باز رکھو جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے، اب کوئی روشن سند ہمارے پاس لے آؤ۔"

مدد و نصرت کا وعدہ:

"وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَعَاوُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَفَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اٰجَرُوْهُمُوْا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ" 29.

ترجمہ: "اور بے شک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے پھر ہم نے مجرموں سے بدلہ لیا اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا۔"

قرآن مجید کی اہم ترین ترہیبات:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی منہیات سے بچنے کے لیے خبردار کیا ہے، اور ترہیبات ذکر فرمائی ہیں۔ جن میں کچھ اہم ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

کفر سے بچنے کے لیے ترہیب:

"وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابٌ جَهَنَّمُ وَيُسَّرُّ الْمَصِيْرُ اِذَا اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَهِيَ تَفُوْرُ تَكَادُ تَمَيِّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَا اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيْرٌ" 30.

ترجمہ: "اور جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور کیا ہی بُرا انجام، جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا

رینکنا (چنگھاڑنا) سنیں گے کہ جوش مارتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شدت غضب میں پھٹ جائے گی جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا تھا۔

ظلم سے بچنے کے لیے ترہیب: "وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ" 31۔ ترجمہ: "اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔"

خواہشات کی اتباع پر ترہیب: "وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بَغْيًا هُدًى مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ" 32۔

ترجمہ: "اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اللہ کی ہدایت سے جدا، بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالم لوگوں کو۔"

قیامت قائم ہونے کی ترہیب:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرْوُهَا تَدْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ" 33۔

ترجمہ: "اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر گاہنی اپنا گاہ بھ ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے مگر یہ کہ اللہ کی مار کڑی ہے۔"

تفسیر رازی میں ہے کہ: "اعلم أنه تعالى أمر الناس بالتقوى فدخل فيه أن يتقي كل محرم ويتقي ترك كل واجب" 34۔

یعنی جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا حکم دیا ہے، جس میں ہر حرام کا سے بچنا اور ہر واجب کام کے نہ کرنے سے پرہیز کرنا داخل ہے۔

جہنم کی آگ سے ڈراؤ:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَفُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ" 35۔

ترجمہ: "اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر سخت فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔"

تفسیر بغوی میں ہے:

"أَيُّ بِالْإِنْتِهَاءِ عَمَّا هَاكُمْ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَالْعَمَلِ بِطَاعَتِهِ، وَأَهْلِيكُمْ نَارًا، يَعْنِي مَرْؤُهُم بِالْخَيْرِ وَأَهْوُهُم عَنِ الشَّرِّ، وَعَلَّيْمُهُمْ وَأَدَّبُوهُمْ تَقْوَاهُمْ بِذَلِكَ نَارًا" 36۔

یعنی جن چیزوں سے اللہ نے منع فرمایا ہے، ان سے رک کر اور اس کی اطاعت والے اعمال کر کے خود بھی آگ سے بچنا ہے، اور گھر والوں کو اس طرح بچانا ہے کہ انہیں خیر کا حکم کرنا ہے اور شر سے منع کرنا ہے، اور ان کو علم و ادب سکھانا ہے، اس طرح وہ آگ سے بچ جائیں گے۔

ان ترغیبات اور ترہیبات کو سامنے رکھنے سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ قرآن کریم کا اسلوب ترغیب و ترہیب اس قدر سادہ اور موثر ہے کہ اس سے جس طرح ایک بڑے سے بڑا فلسفی لطف اندوز ہوتا ہے، اسی طرح اس کے دل کش بیان سے اونٹوں اور بکریوں کا چرواہا بھی اثر لیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور جیسے ایک ماہر فلسفی اور عالم اس کے انداز بیان پر داد تحسین دینے پر مجبور ہے، اسی طرح ایک سادہ بدو بھی صد آفرین کہنے پر مجبور ہے۔ بس ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اسے دنیا کے سامنے لانے کی کوشش کریں۔ قرآن پاک کے اسی شیریں انداز سے گھبرا کر کفار قریش یہ منصوبہ باندھنے پر کمر بستہ ہو گئے اور بالآخر اس پر عمل کر ہی دکھایا، جس کو قرآن مجید نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے: "وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ" ³⁷۔

ترجمہ: "اور کہتے ہیں یہ کفار کہ نہ سنو اس قرآن کو اور اس کے سننے میں شور و غل مچا دو تاکہ تم غالب آ جاؤ"۔
مشرکین مکہ یہ اعلان اور منصوبہ خود اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآن حکیم انتہائی مؤثر کتاب ہے، اور اس کا انداز انتہائی سخت دلوں کو بھی نرم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

بحث کے نتائج:

- رغب اور رہب مادہ قرآن میں آٹھ آٹھ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
- ترغیب اور ترہیب کا قرآن مجید میں اصل استعمال آخرت کے لیے ہوا ہے، اگرچہ بعض مرتبہ دنیاوی جزاء کے لیے بھی استعمال کیا گیا ہے۔
- قرآن مجید میں اسلوب ترغیب و ترہیب اس لیے لایا گیا ہے، کیونکہ یہ بشری تقاضوں سے موافقت کھاتا ہے اور تربیت انسان کے لیے ضروری ہے۔
- قرآن مجید کی ان اسالیب ترغیب و ترہیب میں غور و فکر کرنے سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ رحمت خداوندی کے بارے میں مکمل پر امید اور خشیت الہی کے اعلیٰ درجے پر فائز ہونا ہی کمال ایمان کی علامت ہے۔
- قرآن مجید کی اہم ترین ترغیبات یہ ہیں۔
- نماز اور زکوٰۃ کے بارے میں ترغیب
- ایمان اور یوم قیامت کے بارے میں ترغیب
- توبہ کی ترغیب
- جنت کی ترغیب
- پاک زندگی کا وعدہ اور دنیا و آخرت میں حسن عاقبت
- گناہوں کی مغفرت اور عیوب سے تجاوز کی ترغیب

- مدد و نصرت کا وعدہ
- قرآن مجید کی اہم ترین ترہیات یہ ہیں۔
- کفر سے بچنے کے لیے ترہیب
- خواہشات کی اتباع پر ترہیب
- قیامت قائم ہونے کی ترہیب
- جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے ترہیب

مراجع و مصادر

- 1 الشوکانی، محمد بن علی، فتح القدیر، دار ابن کثیر، دمشق. 64/1
- 2 الجوهری، إسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية، تحقیق: أحمد عبد الغفور عطار (رغب):، دار العلم للملایین، بیروت- لبنان، الطبعة الرابعة 1990 م. 137/1
- 3 عبدالکرم زیدان، أصول الدعوة، مكتبة الانجلو المصرية القاهرة، 1975ء. ص: 670
- 4 الانبياء: 90
- 5 الانشراح: 8
- 6 الفراهيدي، خليل بن أحمد، كتاب العين (رهب): 47/4.
- 7 عبدالکرم الزیدان، أصول الدعوة، مكتبة الانجلو المصرية القاهرة، 1975. ص: 670،
- 8 زياد العاني، أساليب الدعوة والتربية في السنة النبوية، رسالة ماجستير، كلية العلوم الإسلامية جامعة بغداد، 1995 م: 212.
- 9 أبو هلال العسكري، الفروق اللغوية، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، الطبعة الثالثة، 2005 م: 271.
- 10 العلامة الراغب الأصفهاني، مفردات ألفاظ القرآن، (رهب): 36.
- 11 الرعد: 6
- 12 غافر: 3
- 13 الأنعام: 165
- 14 الحجر: 49
- 15 الحجر: 50
- 16 البروج: 12
- 17 البروج: 14
- 18 الزمر: 71
- 19 الزمر: 73-74

- 20 المتقي الهندي، علاء الدين علي بن حسام الدين، كنز العمال ح: 35916، مؤسسة الرسالة، 1981. 620/12،
- 21 البقرة: 110
- 22 ابن كثير، أبو الفداء اسماعيل بن عمر، تفسير القرآن الكريم، دارالكتب العلمية، بيروت. 266/1
- 23 البقرة: 62
- 24 الزمر: 53
- 25 التوبة: 72
- 26 النحل: 97
- 27 الطبري، أبو جعفر محمد بن جرير، جامع البيان دارالتربية، مكة المكرمة. 291/17،
- 28 إبراهيم: 10
- 29 الروم: 47
- 30 الملك: 6-8
- 31 البقرة: 270
- 32 القصص: 50
- 33 الحج: 1-2
- 34 الرازي، محمد بن عمر، مفاتيح الغيب، دار إحياء التراث العربي، بيروت. 199/23
- 35 التحريم: 6
- 36 البغوي، أبو محمد الحسين بن مسعود، تفسير البغوي، دار إحياء التراث العربي، بيروت. 122/5
- 37 حم السجدة: 26



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)